© rasailojaraid.com

کی نظر میں جعلی تصور کی جاتی ہے۔ اور اس کے لیے ایسی وجوہات موجود ہیں جن کی طول طویل مباحث کے بعد بھی تردید نہیں کی جا سکتی ہے۔ ابھی حال ہی میں سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب کا ایک طویل مضمون "ملفوظات خواجگان چشت" معارف، اعظم گڑھ" (جلد نمبر ۹۴ شمارہ نمبر ۴-۵-۶) میں نظر نواز ہوا۔ اس مضمون میں خاصی محنت سے بعض دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کی نسبت تالیف حقیقتاً درست ہے۔ سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب کی خاصی وضاحت کے بعد بھی اختلافی مسئلہ حل نہیں ہو سکا ہے۔ دراصل یہ موضوع خاصا بحث طلب ہے اور ایک تفصیل چاہتا ہے۔ شاید کبھی متفقہ طور پر اس سلسلہ میں کوئی مفید فیصلہ ہو سکے۔

راحت القلوب ــ صفحہ ۱۷۷ پر ختم ہو جاتی ہے اور کتاب ہذا کی اختتام عبارت کے بعد بعنوان "نقل است" "فوائد الفواد" سے ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔ آغاز یہ ہے۔ منقول از فوائد الفواد تالیف[۵] حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی از ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین علیہ رحمۃ فرمودہ اند انچہ در مقام قرآن ..... دہ چیز است ..... یہ عبارت صفحہ ۱۷۸ پر ختم ہوتی ہے۔

صفحہ ۱۷۹ پر بعنوان "منقول از شرح حصن حصین، مسمی بظفر جلیل، جو عبارت درج ہے۔ اس کی پہلی سطر یہ ہے "ایک بزرگ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے ...... یہ نقل شدہ عبارت صفحہ ۱۸۳ تک گئی ہے اور اس عبارت کا بقیہ صفحات ۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷، اور ۱۷۶ پر مشتمل ہے۔

صفحہ ۱۸۴ پر مختلف اشعار درج ہیں۔

---

۵ فوائد الفواد ــــ حضرت حسن علاء سنجریؒ کی تالیف ہے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ کی طرف اس کی نسبت تالیف غلط فہمی پر مبنی ہے۔ (رسید فضل المتین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب ہذا مندرجہ ذیل عبارت سے شروع ہوتی ہے۔

"ایں جواہر کنج (کذا) الہام ربّانی وایں جواہر فضل علوم سبحانی از زبان دربار وگوہر (کذا) نثار سلطان المشائخ شیخ الشیوخ العالم قطب العلامہ الدنیا والدین بدر الطریقۃ، برہان الحقیقت سید العابدین عمدہ الابرار قدوۃ الاخیار، تاج الاصفیا وسراج الاولیا ملک السالکین برہان العاشقین فرید الحق والدین متع اللہ المسلمین بطول بقابہ آمین جمع کردہ شد، آنچہ از تاج الصالحین از عین لفظ مبارک سمع میرسید وایں مجموعہ کہ نام او راحت القلوب داشتہ آمد" —— (صفحہ ۱۰ —— کتاب ہذا)

کتاب ہذا کے آخر میں یعنی صفحہ (۱۷۷) پر نظام گنجوی کے چار اشعار درج ہیں۔ مقطع یہ ہے

نظام یک باش یاراں شدند
تو ماندی پس نکساراں (کذا) شدند

شروع کے اشعار صفحہ (۱۷۶) پر درج ہیں۔ یہ اشعار شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکرؒ کی خدمت میں شمس دبیرؒ نے سنائے تھے۔ اختتام کتاب پر یہ عبارت تحریر ہے

"باتمام رسید رسایل اربعہ ملفوظات از حضرت خواجگان چشت بتاریخ ۱۵ شانزدہم ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ ہجری نبوی بروز چہار شنبہ برای خاطر جناب حکیم سراج الدین صاحب بخط بد نمط بندہ فقیر کمترین یقین الدین بن سراج الدین ساکن نارنول"

اس عبارت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہشت بہشت۔ انیس الارواح۔ دلیل العارفین فوائد السالکین اور راحت القلوب کا سلسلہ کتابت ۱۲۶۲ھ ہجری ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاروں ملفوظات ایک ہی کاتب نے یکے بعد دیگرے کتابت کئے ہیں جس کی شہادت مندرجہ بالا عبارت اور اوراق نمبر کا اندراج ہے۔

ایک بحث

متذکرہ بالا ملفوظات کی نسبت تالیف، اکثر اہل علم وتحقیق اور صاحب الرائے حضرات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ں نظر میں جعلی متصور کی جاتی ہے۔ اور اس کے لیے ایسی وجوہات موجود ہیں جن کی طول طویل
باحث کے بعد بھی تردید نہیں کی جا سکی ہے۔ ابھی حال ہی میں سید صباح الدین عبد الرحمن
احب کا ایک طویل مضمون "ملفوظات خواجگان چشت" معارف، اعظم گڈھ" (جلد نمبر ۹۶
رہ نمبر ۴-۵-۶) میں نظر نواز ہوا۔ اس مضمون میں خاصی محنت سے بعض دلائل کی روشنی میں
ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کی نسبت تالیف حقیقتاً درست ہے۔ سید
باح الدین عبد الرحمن صاحب کی خاصی وضاحت کے بعد بھی اختلافی مسئلہ حل نہیں
ہو سکا ہے۔ دراصل یہ موضوع خاصا بحث طلب ہے اور ایک تفصیل چاہتا ہے۔ شاید
ی متفقہ طور پر اس سلسلہ میں کوئی مفید فیصلہ ہو سکے۔

راحت القلوب — صفحہ ۷۷ پر ختم ہو جاتی ہے اور کتاب ہذا کی اختتام عبارت کے
د بعنوان "نقل است" فوائد الفواد سے ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔ آغاز یہ ہے۔ منقول از
ئد الفواد تالیف[1] حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی از ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین علیہ رحمۃ
مودہ اند آنچہ در مقام قرآن ..... دو چیز است ..... یہ عبارت صفحہ ۷۸ پر ختم
تی ہے۔

صفحہ ۷۹ پر بعنوان "منقول از شرح حصن حصین، مسمی بظفر جلیل، جو عبارت
ج ہے۔ اس کی پہلی سطر یہ ہے "ایک بزرگ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ تمام احوال اور
قات آدمی کے ..... یہ نقل شدہ عبارت صفحہ ۱۸۳ تک گئی ہے اور اس عبارت کا
یہ صفحات ۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷، اور ۱۷۶ پر مشتمل ہے۔

صفحہ ۱۸۴ پر مختلف اشعار درج ہیں۔

۱؎ فوائد الفواد — حضرت حسن علا سنجریؒ کی تالیف ہے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ کی طرف اس کی
ت تالیف غلط فہمی پر مبنی ہے۔ (رسید فضل المتین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک بات

آخر میں یہ ایک بات واضح کرنا ضروری ہے کہ "انیس الارواح"۔ "دلیل العارفین فوائدالسالکین" اور "راحت القلوب" چاروں کتابیں ایک ساتھ لکھی گئی ہیں اور پہلے یہ کتابیں ایک ساتھ ہی مجلد تھیں۔ بعد میں ہر کتاب کو علیحدہ کر کے الگ الگ جلد بنوائی گئی۔

۷ ــــــ التنقیح، متن التوضیح، فی اصول الفقہ

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اول و آخر ۱۔۱۶ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۸ انچ اور عرض ۶ انچ ہے۔ صفحات کی کل تعداد ۱۷۸ ہے۔ صفحہ ۱ سے صفحہ ۴۴ تک عمدہ چکنا کاغذ استعمال کیا گیا ہے اور صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۱۷۸ تک عمدہ دبیز کاغذ استعمال ہوا ہے۔ کتابت خاصی روشن اور صاف ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے، اس کی پیشانی پر نماز کے سلسلہ میں ہم فارسی اشعار تحریر ہیں جن کا اصل کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد مولانا خواجہ معنی اجمیریؒ کے قلم سے "تنقیح الاصول" لکھا ہوا ہے۔

صفحہ نمبر (۲) سادہ ہے۔ صفحہ نمبر (۳) پر مولانا خواجہ معنی اجمیریؒ ہی کے قلم سے مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے۔

التنقیح

متن التوضیح

فی اصول الفقہ

تصنیف

صدر الشریعۃ الاصغر عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ الاکبر احمد بن جمال الدین عبیداللہ المحبوبی۔ المتوفی ۷۴۷ھ۔ (بخارا مدفن)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التنقیح متن والتوضیح شرحہ ——— ہر دو تصنیف علامہ مذکور است۔ التلویح حاشیہ
بر توضیح است والمحشی الملا عبدالحکیم سیالکوٹی

بیت المعنی } معنی ۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ
اجمیر } ۳۰ر مارچ ۱۹۴۸ء چارشنبہ

صفحہ نمبر(۴) سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ آغاز "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے ہوا ہے۔

کتاب ہذا کی پہلی سطر یہ ہے۔

ا۔ الیہ یعملاء الکلم الطیب من محامل لاصولہا من شارع الشرع

صفحہ نمبر ۱۷۶ پر کتاب ختم ہوتی ہے۔ آخری عبارت یہ ہے۔

لا یحد بغیر الملجیٔ والشبہتہ رجیدھو اما فی ھو حقوق العباد کاتلاف مال المسلم واحکمہ احکم اخویہ ویجب الضمان بوجود العصمۃ واللہ ولیے العصمۃ والتوفیق۔ تمت الکتاب

(حاشیہ صفحہ ۱۷۶۔ کتاب ہذا)

صفحات نمبر ۱۷۷ اور ۱۷۸ سادہ ہیں۔

کتاب ہذا میں کہیں کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی، جس کی روشنی میں کتابت کے ماہ و سنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۸ ——— شرح سُلّم العلوم

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۴ - ۴ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۸ انچ ہے اور عرض ½5 انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ۱۷۸ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت روشن اور صاف ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی پیشانی پر ایک جانب "شرح سلم العلوم" از قاضی شیخ الاسلام، خان اورنگ آبادی" تحریر ہے۔ درمیان میں مولانا خواجہ معنی اجمیری کے قلم سے "شرح سلم العلوم۔ من تصنیف۔ قاضی شیخ الاسلام، خان اورنگ آبادی، قد اشتریت ھذہ النسخۃ الفائقۃ۔ فی بلدۃ حیدرآباد دکن۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ۔ جمعہ۔ لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد عبدالبار (معنی) دستخط ہیں۔

اصل کتاب صفحہ (۲) سے شروع ہوتی ہے۔ پہلی سطر یہ ہے۔

قولہ ھو الانکشاف الاتحادی الخ ای بحسب الانکشاف الاتحادی ھو الوقوع واللاوقوع۔

صفحہ ۷۷ پر کتاب ختم ہوتی ہے۔ آخر کی دو سطریں یہ ہیں۔

القاضی واما القصور الموضوع فھو من المبادی والتصدیق بہ من المقدمات من التصور فی البیان۔

آخر میں لکھا ہے۔ "تمت تمام شد کار من نظام شد"

صفحہ ۷۸ سادہ ہے۔ کتاب ہذا میں کہیں کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی، جس کی روشنی میں کتابت کے ماہ وسنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے

۹ ــــــ دیوان ظہوری ترشیزی

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اول وآخر دو دو صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ½ ۸ انچ اور عرض ½ ۵ انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ۴۸۴ ہے۔ لیکن کتاب ہذا پر بجائے صفحات، اوراق نمبر کا اندراج ہے، جن کی تعداد ۲۴۲ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت نہایت صاف اور روشن ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ اس کے پہلے صفحہ پر مولانا خواجہ معنی اجمیریؒ کے قلم سے عبارت تحریر ہے۔

دیوان ظہوری ترشیزی

ایران مولد۔ دکن مسکن۔ شاعر دربار ابراہیم عادل شاہ والئ بیجاپور۔ وفاتِ ظہوری در ۱۰۲۵ھ۔ دکن مدفن۔ (خزانہ عامرہ ص ۳۱۴)

اصل دیوان کا صفحہ نمبر (۱) سادہ ہے۔ صفحہ نمبر (۲) سے غزلیات شروع ہوتی ہیں۔

آغاز "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے ہوا ہے دیوانِ ہذا کی پہلی غزل کا پہلا شعر یہ ہے۔

آنکہ خواہد نسست فرو از تپش دیوان ما
کستہ وصفس آفتاب مطلع دیوان ما

صفحہ ۴۷۷، آخری غزل درج ہے۔ آخری غزل کا مقطع یہ ہے

سبک چوں باد باں برکن ظہوری
بہر جا افکند (کذا) لنگر (کذا) گرانیے (کذا)

صفحہ ۴۷۸ سے رباعیات کا آغاز ہوتا ہے۔ پہلی رباعی یہ ہے۔

آں لعل بہبی چو اشک من سیرابست سیما بنگر شکیبہا سیما بست
افسانہ روی دموی او رفتہ بباغ اینست کہ رنگ و بوی گل در خوابست

(کذا)

آخری صفحہ یعنی صفحہ ۴۸۴ پر مندرجہ ذیل آخری رباعی درج ہے۔

چشمت جادو سحر بلبل برگشت زلفِ ریحاں بوی سنبل برگشت
برگشتہ اگر بت از برہمن چہ عجب پروانہ از شمع بلبل از گل برگشت

(کذا)

دیوانِ ہذا میں مندرج غزلیات کی کل تعداد ۷۹۶ ہے۔ جن کی ردیف وار تفصیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ہے۔

ا = ۴۰ - ب = ۶ - ت = ۲۴۱ - ث = ۲ - ج = ۶ — ح = ۳ - خ = ۲ — د = ۳۲۷ - ذ = ۱ - ر = ۲۳ - ز = ۹ - س = ۷ - ش = ۱۴ - ص = ۲ — ض = ۲ - ط = ۲ - ظ = ۱ - ع = ۱ - غ = ۴ - ف = ۲ - ق = ۴ — ک = ۴ — ل = ۴ — م = ۲۳ — ن = ۳ - و = ۶ - ہ = ۱۰ — ی = ۲۵ -

مندرج رباعیات کی تعداد ۲۳۴ ہے۔

والیوانِ ہذا میں کہیں، کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی جس کی روشنی میں اس کی کتابت کے ماہ وسنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ خاصا قدیم ہے۔

عروج وزوال کا الٰہی نظام

مؤلف، مولانا محمد تقی صاحب امینی

قوموں کے عروج وزوال پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے پہلی محققانہ اور بصیرت افروز کتاب۔ صفحات ۱۹۲۔ قیمت مجلد -/۳

ملنے کا پتہ :-

ندوۃ المصنفین اُردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

© rasailojaraid.com